Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | جمعرات ۱۳ ذیقعدہ ۱۴۱۰ھ ، ۷ احسان ۱۳۶۹ ہش ، ۷ جون ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۲۸

انسان کے بنائے ہوئے قانون

"کوئی نہ کوئی نفسانی ایسے محرکات ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں اکثر انسانی قوانین بنتے ہیں اسی لئے وہ کھوکھلے ہوتے ہیں۔ بودے ہوتے ہیں۔ بے معنی ہوتے ہیں۔ قانون وہی ہے جو خدا بنائے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۹۰ء صہ)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ذوالنون مصری ایک باکمال شخص تھا اور اس کی شہرت باہر دُور دُور پہنچی ہوئی تھی۔ ایک شخص اس کے کمال کو سُن کر اس کے ملنے کے واسطے گیا اور گھر پر جا کر اسے پکارا تو اس کو جواب ملا کہ خدا جانے کہاں ہے۔ کہیں بازار میں ہوگا۔ وہ جب بازار میں ان کی تلاش کرتا ہوا پہنچا تو وہ بازار میں معمولی طور پر سادگی سے کچھ سودا خرید رہا تھا۔ لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ذوالنون ہے۔ اس نے دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ پست قامت آدمی ہے۔ معمولی سا لباس ہے۔ چہرہ پر کچھ وجاہت نہیں۔ معمولی آدمیوں کی طرح بازار میں کھڑا ہے۔ اس سے اس کا سارا اعتقاد جاتا رہا۔ اور کہا کہ یہ تو ہماری طرح ایک معمولی آدمی ہے۔ ذوالنون نے اس کو کہا کہ تُو کس لئے میرے پاس آیا ہے۔ جبکہ تیرا ظاہر پہ خیال ہے۔ ذوالنون نے اس کے مافی الضمیر کو دیکھ لیا۔ اس لئے کہا کہ تیری نظر ظاہر پر ہے تجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

ایمان تب سلامت رہتا ہے کہ باطن پر نظر رکھی جاوے۔ کہتے ہیں۔ لقمان بھی سیاہ منظر تھے۔ یہی وجہ ہے جو لکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے بندوں اور برگزیدوں کے پاس ارادت سے جانا سہل ہے لیکن ارادت سے واپس آنا مشکل ہے۔ کیونکہ ان میں بشریت ہوتی ہے اور ان کے پاس جانے والے لوگوں میں سے اکثر ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے دل میں اس کی ایک فرضی اور خیالی تصویر بنا لیتے ہیں۔ لیکن جب اس کے پاس جاتے ہیں تو وہ اس کے برخلاف پاتے ہیں۔ جس سے بعض اوقات وہ ٹھوکر کھاتے ہیں اور اُن کے اخلاص اور ارادت میں فرق آجاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صٖ ۷۱-۷۲)

نمایاں کامیابی

○ ہماری بیٹی سیدہ عائشہ صدیقہ شمع احمد جو علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں زیر تعلیم ہے نے امسال M.B.B.S. کے فورتھ ائیر (تھرڈ پروفیشنل) کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ نے ۴۹۷/۶۰۰ (۸۳ فیصد) نمبر لئے ہیں۔ اب وہ فائنل ائیر میں ہے۔ اس کی آئندہ اعلیٰ کامیابیوں کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(بیگم وسید محمد احمد — لاہور چھاؤنی)

○ خاکسار کی نواسی عزیزہ مریم مظفر بنت محترم ونگ کمانڈر مظفر احمد صاحب نے P.A.F کے تمام سکولوں میں 9TH کلاس کے تعلیمی ریکارڈ اور اعلیٰ کارکردگی کی بناء پر گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کو مزید اعلیٰ ترقیات عطا فرمائے۔

(چوہدری احمد حسین باجوہ۔ باب الابواب ربوہ)

اطفال بھائیو!

کیا آپ اپنا چندہ اپنے ہاتھ سے ادا کرتے ہیں تمام اطفال یہ کوشش کریں کہ اپنا ماہانہ چندہ اپنے ہاتھ سے ادا کریں۔

روحانیت کیلئے ظاہر اور باطن دونوں ضروری ہیں

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم صرف چھلکے کو ہی کافی نہ سمجھ لیں۔ کیونکہ کسی کام کو صرف ظاہری طور پر کر لینا اور باطن کا خیال نہ رکھنا بے فائدہ ہوتا ہے۔ مثلاً نماز ہے۔ نماز صرف ظاہری طور پر پڑھ لینا کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ دل بھی اس میں شامل ہو۔ صرف سر اٹھانا اور گرا لینا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ پس یہ ضروری ہے کہ جہاں تم ظاہر کی اصلاح کیلئے کوشش کرو وہاں باطن کیلئے بھی کوشش کرو۔ جب تم ظاہر اور باطن دونوں کو ملاؤ گے تو پھر وہ چیز پیدا ہوگی جس سے تم محسوس کرنے لگو گے کہ تمہارے اندر کوئی نئی چیز پیدا ہو گئی ہے۔ دنیا میں معمولی سے معمولی تغیر پیدا ہوتا ہے تو وہ ہمیں محسوس ہوتا ہے۔ مثلاً جگر بڑھ جاتا ہے۔ یا تلی بڑھ جاتی ہے۔ تو انسان کہنے لگتا ہے۔ مجھے بوجھ سا محسوس ہوتا ہے۔ انسان بیٹھتا ہے تو وہ محسوس کرتا ہے کہ اسے بیٹھنے میں کوئی روک محسوس ہوتی ہے۔ مثانہ میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ تو پیشاب کرتے ہوئے انسان اس کو محسوس کرتا ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں جب پیدا ہو کر انسان کے اندر ایک احساس پیدا کر دیتی ہیں۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ اور پھر اس کا احساس پیدا نہ ہو۔ جب بھی کوئی چیز انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ اس کا احساس بدل جاتا ہے۔ اسی طرح جب اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی محبّت پیدا ہو جاتی ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کے اندر کوئی نئی چیز پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا خدا تعالیٰ پر یقین بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جب وہ اس کے آثار دیکھتا ہے تو وہ سمجھ لیتا ہے کہ یہ ایک نئی برکت والی چیز ہے۔ عذاب والی نہیں۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ظاہر اور باطن دونوں ایک ہوں۔ روحانیت بھی ایک بچہ ہے۔ جس طرح بچہ کے لئے روح اور جسم دونوں چیزوں کی ضرورت ہے اسی طرح روحانیت کے لئے بھی ظاہر اور باطن دونوں کی ضرورت ہے۔ جب یہ دونوں چیزیں آپس میں ملتی ہیں۔ ان سے رؤیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ عرفان پیدا ہوتا ہے۔ محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہوتا ہے۔ ان دونوں چیزوں سے ہی ایمان کامل ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ فروری ۱۹۴۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۷ر احسان ۱۳۶۹ ہش ۷ر جون ۱۹۹۰ء

ایک نئی شان

ہر نیا دن احمدیت کی ایک نئی شان لے کر آتا ہے اور ہر جانے والا دن یہ یقین دلا کر جاتا ہے کہ کل آج سے بہتر ہوگا۔ بہتری کی صورت بعض اوقات سوچی اور سمجھی جاسکتی ہے اور بعض اوقات حالات ایسا رُخ اختیار کر لیتے ہیں کہ قبل از وقت ان کا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کی سب سے واضح مثال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بتایا کہ حضور کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچایا جائے گا۔ اور اس سے یہی سمجھا جاتا رہا ہے کہ کسی دُور دراز علاقے میں کوئی مربی چلا جائے گا اور وہاں اس نے حضرت بانی سلسلہ کی بات کی تو یہ پیغام پہنچانے والی خبر کی تصدیق ہوگئی۔ کبھی ہم نے مارشیس کو دنیا کا کنارا کہا اور کبھی ریاستہائے متحدہ امریکہ کو یا کسی اور جگہ کو۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ یہ بھی دنیا کے کناروں تک آواز پہنچانے والی ہی بات ہے۔

لیکن اب یہ بات ایک اور شان لے کر سامنے آئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جانشین ایک ملک میں بول رہا ہو اور دوسرے ممالک کے لوگ اپنے گھر (یعنی اپنے ملک میں) اس کی آواز سن رہے ہوں۔ چھ اپریل کا خطبہ دیا تو گیا لندن میں لیکن فرینکفرٹ اور میونخ کے احمدی دوستوں نے اپنے اپنے مقام پر اپنی اپنی بیت الحمد میں یہ خطبہ سُن لیا۔ اس نقطۂ مرکزیہ سے بات اور آگے بڑھے گی۔ پھر ایک ایسا وقت آجائے گا کہ حضور انور کا خطبہ ساری دنیا کے احمدی اپنے اپنے ملک میں اپنی اپنی بیت الحمد میں سنا کریں گے۔ دنیا کے کناروں تک پیغام پہنچانے کی یہ ایک نئی ترکیب ہے اور اللہ تعالیٰ جو مسبب الاسباب ہے وہ اپنی باتوں کو پورا کرنے کے لئے کئی رنگ اور کئی ترکیبیں استعمال کرتا ہے۔

اس میں کیا شک ہے کہ مربیوں اور دوسرے دوستوں نے کبھی دُور دراز علاقوں میں جا کر اس بات کو پورا کیا کہ پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچے۔ لیکن یہی بات اب ایک اور شان کے ساتھ سامنے آئی ہے۔ اوروں کا تو معلوم نہیں لیکن ہمارے ذہن میں یہ بات کبھی نہیں آئی تھی۔ کہ حضرت بانی سلسلہ کی یا حضور کے کسی جانشین کی اپنی آواز ایک ہی وقت میں دنیا کے مختلف ممالک میں پہنچ کر خدا تعالےٰ کی بتلائی بات کو احسن طریق پر پورا کرے گی۔

میں اپنی ذات میں اِک انجمن ہوں
ہجومِ مرد ماں سے مجھ کو کیا ڈر
اگر ہر شخص اب محوِ سفر ہے
تو مَیں بیٹھا رہوں کیوں اپنے گھر پر

ـــــ ابوالاقبال

رُخ پر ترے صحرا کی کوئی دُھول نہیں ہے
یہ دعویٰ اُلفت ترا مقبول نہیں ہے

اَے دوست مبارک ہو تجھے سیرِ گلستاں
لیکن ترے دامن میں کوئی پُھول نہیں ہے

جس عقل پہ ہے ناز بہت اہلِ خرد کو
اربابِ جنوں میں تو وہ مقبول نہیں ہے

سمجھانے چلے آئے ہیں کیا حضرتِ ناصح
کہتے ہیں جسے عشق کوئی بُھول نہیں ہے

شائد کہ اسی سمت ملے چشمۂ حیواں
جس سمت توجہ تری مبذول نہیں ہے

گذرے گا جنوں مرحلۂ دار و رسن سے
اربابِ خرد کا تو یہ معمول نہیں ہے

یک طرفہ محبّت کے ہیں دستور نرالے
یہ کارگہِ علّت و معلول نہیں ہے

اَے کاش نہ ہوتا وہ مری عمر میں شامل
جو لمحہ ترے ذکر میں مشغول نہیں ہے

وہ حادثۂ عشق کہ ہے زیست کا حاصل
کیوں فردِ عمل میں مری منقول نہیں ہے

محمودؔ کی باتوں میں بھی ہیں کام کی باتیں
ہر بات ہی مبہم سہی مجہول نہیں ہے

ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون - سین

حقوق انسانی کی رپورٹ

عالمی معاہدہ حقوق انسانی میں جو ہر فرد بشر کے حقوق بیان کئے گئے ہیں ان میں سے متعدد ایسے ہیں جو مختلف ممالک میں اور مختلف معاشروں میں کلیتاً یا جزوی طور پر نظرانداز کئے جا رہے ہیں۔ یہ قوانین حکومتوں کی ذمہ داری بنتے ہیں اور ہر ریاست کا فرض ہے کہ وہ اپنے علاقے میں ان قوانین کی سختی سے پابندی کروائے تاکہ ہر انسان آزادانہ زندگی بسر کر سکے۔ عام طور پر جن حقوق کی خلاف ورزی کی جاتی ہے ان کا تعلق یونینز کے ساتھ ہے یا زبردستی مزدوری کروانے سے یا بچوں سے مزدوری کروانے سے متعلق ہے۔ اسی طرح ملازمتوں کے سلسلے میں نسل، جنس، رنگ، مذہب اور سیاست بھی ان کا باعث بنتے ہیں اور پھر یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ جہاں تک اجیر کو اس کی اجرت دینے کا سوال ہے یا اس کے لئے سماجی حفاظت اور صحت کا مسئلہ ہے ان میں بھی ان قوانین کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ مسلسل کوششوں کے ذریعے کئی ممالک اب ان امور کی طرف توجہ دینے لگے ہیں کہیں کم اور کہیں زیادہ۔ لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ اس وقت تک دنیا کے اکثر ممالک ایسے ہیں جہاں انسانی حقوق کی طرف پوری توجہ نہیں دی جا رہی۔ اگرچہ ایسی انجمنیں موجود ہیں جو اس بات کی طرف توجہ دلاتی رہتی ہیں اور یہ بات معلوم کرتی رہتی ہیں کہ کون سا ملک کس حد تک ان قوانین کی پابندی کرنے لگا ہے۔ ان میں سے ایک تنظیم تو عالمی تنظیم محنت "آئی۔ ایل۔ او" ہے۔ یہ تمام ممالک کا جائزہ لیتی رہتی ہے اور انہیں ضروری ہدایات بھی دیتی ہے۔ مختلف مواقع پر کنونشن منعقد کر کے یہ قوانین کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اس وقت تک ۱۷۰ عالمی کنونشن منعقد کئے جا چکے ہیں۔ اس تنظیم کے پاس ایک ۲۰ رکنی ماہرین کی کمیٹی ہے جو قانون اور سماجی معاملات کے متعلق ہمہ وقت غور کرتی رہتی ہے۔ "آئی۔ ایل۔ او" کے ۱۵۰ ممالک ممبر ہیں۔ جہاں تک اس ۲۰ رکنی کمیٹی کا تعلق ہے اس میں نہایت معزز آزاد خیال عدلیہ کے ریٹائرڈ لوگ موجود ہیں ان میں چیف جسٹس بھی ہیں نامور جج بھی ہیں اور اب عالمی عدالت کے ایک سابق صدر اور بہت سے ماہرین تعلیم شامل ہیں۔ یہ کسی ایک خاص ملک یا خاص علاقے کی نمائندگی کرنے کے لئے رکن نہیں بنائے جاتے بلکہ ان کا رجحان ساری دنیا میں ان قوانین کو لاگو کروانے کا ہوتا ہے اور یہ تمام ممالک پر یکساں نظر رکھتے ہیں۔

حال ہی میں جو رپورٹ شائع کی گئی ہے۔ اس کے مطابق ایشیا میں کسی قدر توجہ پیدا ہوئی ہے اور بہتری کے آثار نظر آتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کمیٹی نے بہت سے امور پر ناقدانہ نظر ڈالی ہے۔ بعض ایشیائی ممالک میں زبردستی مزدوری کروانے کا رجحان جاری ہے۔ مثلاً پاکستان اور بنگلہ دیش میں۔

رپورٹ نے اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ پاکستان نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ نجر کار کیمپ موجود ہیں اور ان کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی بچوں سے مزدوری کروائی جاتی ہے۔ تھائی لینڈ میں بچوں سے زبردستی مزدوری کروائی جاتی ہے۔ ناپسندیدہ جگہوں پر بھی اور مختلف صنعتی اداروں میں بھی۔ اگرچہ تھائی لینڈ نے بھی کچھ اقدامات کئے تو ہیں لیکن کمیٹی کے خیال میں وہ ناکافی ہیں۔ بہت سے ایشیائی ممالک میں قیدخانوں میں زبردستی مزدوری کروائی جاتی ہے۔ ایسے لوگوں سے بھی جو سیاسی اور مذہبی بنیاد پر قید کئے گئے ہوں یا جنہوں نے سٹرائیک میں حصہ لیا ہو۔ "آئی۔ ایل۔ او" کو یہ بات ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔ جن ممالک میں ایسا ہوتا ہے ان میں ملیشیا، تھائی لینڈ، پاکستان اور سنگاپور شامل ہیں۔ ملیشیا کے متعلق تو یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ "آئی۔ ایل۔ او" کے معاہدے پر دستخط کرنے کے باوجود اس ملک نے اس معاہدے کی مذمت کا اعلان کر دیا تھا۔ پاکستان کی بات کرتے ہوئے یہ کمیٹی کہتی ہے کہ حکومت کے اقدامات نے ہماری حوصلہ افزائی کی ہے۔ اور اس بات کا امکان ہے کہ مستقبل قریب میں بہت سی ایسی برائیاں ختم ہو جائیں گی۔ سنگاپور نے حال ہی میں ایک قانون منظور کیا ہے جس کے ذریعے وہ غریب لوگوں سے زبردستی مزدوری کروا سکے گی۔ کمیٹی نے اس قانون پر کڑی تنقید کی ہے۔ جو نوآبادیاتی قواعد بنائے گئے تھے۔ ان میں سے بعض ابھی تک پاکستان اور بنگلہ دیش میں قائم ہیں۔ مثلاً وہ لوگ جو تجارتی جہازوں پر کام کرتے ہیں انہیں مجبور کر کے واپس جہازوں پر بھیجا جا سکتا ہے۔ تھائی لینڈ نے بھی اس قانون کو جاری رکھا ہوا ہے۔

اگرچہ ساری دنیا اس بات کو مانتی ہے کہ لوگ آپس میں اکٹھے ہو کر انجمنیں بنا سکتے ہیں لیکن ایشیا کے بعض حصوں میں اس کی خلاف ورزی کی جاتی ہے اور جن ممالک میں خلاف ورزی ہوتی ہے ان میں یہ رپورٹ پاکستان، فلپائن، پاپوانیوگنی اور فجی کا ذکر کرتی ہے۔ فلپائن میں کسی حد تک حالات بہتر ہونے کی رپورٹ ملی ہے۔ اگرچہ ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ "آئی۔ ایل۔ او" کی کنونشنز کے مطابق تمام مزدوروں کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے ملک کی کم از کم اجرت جس سے وہ اپنی بنیادی ضرورتیں پوری کر سکتے ہیں حاصل کریں۔ اس سلسلے میں بھی رپورٹ نے بعض ممالک پر سخت تنقید کی ہے۔ خاص طور پر ہندوستان اور سری لنکا کے حالات پر ناقدانہ نظر ڈالی ہے۔ آسٹریلیا کا بھی اس رپورٹ میں ذکر ہے۔ جہاں جنس کی بنا پر ملازمتوں میں امتیاز کیا جاتا ہے خاص طور پر مغربی آسٹریلیا میں۔ ایک بات اس سلسلے میں جو نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ جہاں پر مزدور کام کرتے ہیں وہاں معائنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ بعض جگہوں پر یہ اجازت روک لی جاتی ہے۔ اور اکثر اوقات اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہاں کام کرنے والے مزدوروں سے بہتر سلوک نہیں کیا جاتا۔ جاپان کے متعلق رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وہاں حالات بہت بہتر بنائے جا چکے ہیں لیکن رپورٹ میں اس بات کی بھی شکایت کی گئی ہے کہ پوری طرح ایسے تمام علاقوں کے معائنے کا موقعہ نہیں ملا جہاں لوگ کام کرتے ہیں۔ پاکستان کی حکومت اس بات کی طرف خاص توجہ دے رہی ہے کہ لیبر انسپکٹر مقرر کئے جائیں۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو انسانی حقوق کی ادائیگی سے تعلق رکھتی ہیں اور ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ ہمہ وقت اس بات کی کوشش کرے کہ ہر انسان کو اس کے حقوق مل سکیں۔ سیاسی ہوں یا معاشی۔ مذہبی ہوں یا اقتصادی۔ جو حقوق ہر انسان کو ملنے چاہئیں ان سے کوئی انہیں روک نہ سکے۔ کام بہت اہم ہے۔ بہت بڑا ہے لیکن چونکہ ہم سب کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے ہم سب کو اس کے لئے انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس دنیا میں زندگی بہتر بنانے کا صرف یہی ایک ذریعہ ہے کہ ہر شخص کو اس کے جائز حقوق ملیں اور وہ آزادی کے ساتھ اپنی زندگی خوشدلانہ طور پر گذار سکے۔

ایک سیمینار || (شریعت بل)

گذشتہ روز ویمن ایکشن گروپ فورم اور ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے زیر اہتمام لاہور ہائی کورٹ بار کے کراچی ہال میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا جہاں حاضری کی یہ کیفیت تھی کہ سارا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سیمینار کا مقصد شریعت بل جسے حال ہی میں سینیٹ نے منظور کیا ہے اور جو اب قومی اسمبلی میں پیش ہو گا۔ پر اظہار خیال کرنا تھا۔ مقررین نے نہایت جوش اور جذبے کے ساتھ اس ارادے کا اظہار کیا کہ وہ اس "عفریتی بل" کو پاس ہونے سے روکیں گے۔ اور ایسا کرنے کیلئے وہ تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی معاونت حاصل کریں گے انہوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ اگر بل پاس ہو گیا تو دستور کی بالادستی پر زد پڑے گی اور اسی طرح مقننہ پر بھی۔ قانون سازی عدالت علیا کی ذمہ داری ٹھہرے گی اور اسی طرح پارلیمنٹ کے حقوق غصب کر لئے جائیں گے شریعت بل کے پاس ہونے سے فرقہ وارانہ تعصبات بڑھیں گے۔ اقلیتوں کے حقوق کم ہو نگے اور اسی طرح عورتوں کے حقوق بھی اور بنیاد پرست قوتوں کی حکومت قائم ہو جائے گی۔

اس موقعہ پر ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں قومی اسمبلی سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس بل کے خلاف ووٹ دے کر اسے مسترد کر دے۔ اس قرارداد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ قائداعظم ملا کی حکومت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلاف تھے جو کہ اب لوگوں پر مسلط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ عوام الناس بنیاد پرستوں کے منفی نظریات سے خوب واقف ہیں اور وہ کبھی یہ برداشت نہیں کریں گے کہ ان کے ہاتھ میں ملکی معاملات دے دیئے جائیں۔ قرارداد میں صدر پاکستان کے متعلق بھی کہا گیا ہے کہ وہ اسکے حق میں نظر آتے ہیں اور اس طرح عدلیہ کی آزادی کو ختم کرنے کا باعث بنیں گے۔

ڈاکٹر مبشر حسن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر قانون کی وضاحت ملا کے ہاتھ میں دے دی جائے تو یقیناً یہ منتخب نمائندگان کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ ہوگا۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ ملا نے ہمیشہ مفاد پرستوں کا ساتھ دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر یہ بل قانون بن گیا تو فرقہ پرستی کا ایک نیا باب کھل جائے گا اور ایک فرقے کی فقہ کو سارے معاشرے پر لاگو کر دینے سے مزید اختلافات اور مناقشات بڑھ جائیں گے ملک کی اکثریت یہ بات ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مسلمانوں کو اس شریعت بل سے زیادہ اور کوئی چیز تقسیم نہیں کر سکتی۔ اس ملک میں کبھی بنیاد پرستوں کے حق میں ووٹ نہیں ڈالا گیا انہوں نے اسے ایک سازش قرار دیا ہے۔ اور کہا کہ موجودہ جمہوری عمل کو روکنے کے لئے ایسا کیا جا رہا ہے انہوں نے وزیر اعظم کی توجہ اس امر کی طرف دلائی کہ پیپلز پارٹی کے جن سینیٹرز نے اس بل کے حق میں ووٹ دیا ہے ان کے خلاف کارروائی کی جانی چاہیئے۔ عاصمہ جہانگیر نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اس بل کے ذریعے بنیاد پرست طاقتیں تسلط حاصل کرنا چاہتی ہیں اور یہ طریق پچھلے دروازے سے داخل ہونے کے مترادف ہے۔ چونکہ لوگوں نے انہیں متعدد مواقع پر مسترد کر دیا ہے اس لئے اب وہ ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں بھی یہ بل عدلیہ کی آزادی پر ضرب مارنے کیلئے پیش کیا جاتا تھا۔ عاصمہ جہانگیر نے صدر پاکستان پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس بل کے حق میں ہیں اور ہمیں چاہیئے کہ سب مل جل کر کوشش کریں کہ یہ بل پاس نہ ہو سکے اور بنیاد پرست طاقتیں کامیاب نہ ہوں۔ عارف اقبال بھٹی نے کہا کہ یہ بل رجعت پسندوں کی ایک ایسی کوشش ہے۔ جس سے وہ جمہوریت کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ سینیٹ پیپلز پارٹی کی حکومت کے خلاف سکیمیں بناتا رہتا ہے۔ یہ اقدام بھی اسی سمت میں ہے۔ کیتھولک چرچ سے تعلق رکھنے والی سسٹر اینجلا نے کہا کہ اس بل کے ذریعے اقلیتوں کے حقوق غصب ہو جائیں گے۔ ویمن ایکشن فورم کی نمائندہ ثمینہ رحمان نے کہا کہ یہ بل عورتوں اور اقلیتوں کے حقوق غصب کرنے والا ہے۔ خاص طور پر وہ حقوق جو انہیں ۱۹۶۱ء کے قانون میں دیئے گئے تھے۔ یہی بل جب جونیجو کے وقت میں پیش کیا گیا تھا تو سینیٹ کے اراکین نے اسکی مخالفت کی تھی۔ بیگم نسیم شمیم ملک نے اب ان سینیٹروں کو یہ بات یاد دلائی ہے۔

عرب ممالک اور سیکورٹی کونسل

عرب ممالک کے وزرائے خارجہ نے گزشتہ روز اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل سے استدعا کی کہ وہ مقبوضہ عرب علاقوں میں فلسطینیوں کی حفاظت کے اقدامات کرے۔ ۲۰ وزرائے خارجہ ایک اجلاس کی تیاری کر رہے ہیں جو عرب چوٹی کانفرنس کہلائے گا۔ وزراء کے اس اجلاس کا فیصلہ گزشتہ ہفتے کیا گیا تھا اور یہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب کہ مقبوضہ علاقوں میں فلسطینی مظاہرین ان سات غیر مسلح عرب مزدوروں کی ہلاکت پر احتجاج کر رہے ہیں جنہیں اسرائیلی بندوقچیوں نے موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ پہلے دن کے اجلاس کے اختتام پر وزراء نے امریکہ کو متنبہ کیا کہ وہ اس ریزولیوشن کو جو اسرائیل کی مذمت کے لئے سیکورٹی کونسل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ویٹو کرنے سے گریز کرے۔ واشنگٹن سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ان اسرائیلی جرائم کی مذمت کرے جو فلسطینی لوگوں کے خلاف کئے جا رہے ہیں۔ عرب ممالک نے سیکورٹی کونسل کی ایک فوری میٹنگ کا مطالبہ کیا ہے تاکہ گزشتہ روز اسرائیلیوں نے جو ۱۳ فلسطینیوں کو ہلاک کیا تھا۔ اس واقع پر بات کی جا سکے۔ اس موقعہ پر کہا جاتا ہے کہ ۸۰۰ سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے تھے۔ ان فلسطینی مزدوروں کی ہلاکت کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ریاستی تشدد پسندی کے مترادف ہے۔ اور اس لئے اسرائیلی ریاست کو اس کا ذمہ دار قرار دیا جانا چاہیئے آخر ریاست ہی کی تعصب اور نسل پرستی کی پالیسی کے نتیجے میں یہ لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔

فجی میں بھارت کا سفارتخانہ

۱۹۸۷ء سے پہلے فجی کا کاروبار زندگی ہندوستانی نژاد لوگوں کے ہاتھ میں تھا ایسے لوگوں کی تعداد وہاں کے کل باشندوں کا نصف ہے۔ لیکن پھر میجر جنرل ستیانے رابوکا نے بغاوت کی اور حالات بدل گئے اب وہاں فجی کے مقامی لوگ برسر اقتدار ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ایسا دستور تیار کیا جائے۔ جس سے فجی کے تمام معاملات فجی کے لوگوں کے ہاتھ میں رہیں۔ اس دستوری ڈرافٹ کے خلاف احتجاج کے طور پر نئی دہلی نے گزشتہ روز اعلان کیا کہ وہ فجی کے لوگوں پر عالمی دباؤ بڑھانے کی کوشش کرے گا تاکہ وہاں ایک بہتر جمہوری طرز حکومت رواج پا سکے۔ اس سلسلے میں فجی نے احتجاج کے طور پر ہندوستانی سفارت کو ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر اپنے دفاتر بند کر دینے کا اور دو ہفتوں میں ملک چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں۔ ایسی باتیں الجھاؤ کو بڑھانے ہی کا باعث ہوتی ہیں نہ کہ سلجھانے کا۔ ہندوستان اس بات کیلئے کوشش کر رہا ہے کہ وہاں کے ہندوستانی نژاد لوگوں کے حقوق غصب نہ کر لئے جائیں اور انہیں جمہوری نظام کے تحت ان کا حصہ ملنا چاہیئے۔ جبکہ فجی کے لوگوں کا خیال ہے کہ فجی کا ملک فجی کے لوگوں کے لئے ہے۔ اس لئے وہ کسی دوسری وہاں بسنے والی قوم کو وہ حقوق نہیں دے سکتے جو فجی کے لوگوں کو دیئے جا رہے ہیں۔ نیا دستور جواب زیر ترتیب ہے۔ اس میں زندگی کے تمام شعبوں میں فجی کے مقامی باشندوں کو آگے لایا جائے گا۔

فلپائن میں امریکی اڈے۔ تجدید؟

آج کل فلپائن میں امریکی اڈوں کی تجدید کے معاملے پر گفتگو ہو رہی ہے فلپائن کے وزارت خارجہ کے سکرٹری مسٹر راؤل مانگ لاپس (RAUL MANG LAPUS) نے گزشتہ روز کہا کہ فلپائن اس بات پر اصرار کرے گا کہ اگر اڈے قائم رکھے جائیں تو انہیں نیوکلیئر اسلحہ سے پاک رکھا جائے گا۔ مانگ لاپس نے ایک اخباری کانفرنس کو گزشتہ روز بتایا کہ فلپائن اپنے اس خیال میں مستحکم ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا کو امن آزادی اور غیر جانبداری کا خطہ بنایا جائے۔ یہ بات انہوں نے اسوقت کہی جب فلپائن اور امریکہ کی گفت وشنید کا پہلا دور ختم ہوا تھا۔ انہوں نے مزید یہ بھی کہا کہ "فی الحال اس امر کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس معاہدے کی تجدید ہو سکے گی یا نہیں اس سلسلے میں آئندہ اجلاس جون کے مہینے میں ہوگا اور اسوقت اس بات کا امکان ہے کہ گفت وشنید معاہدے کی تجدید پر منتج ہو۔ موجودہ معاہدہ میں یہ بات موجود ہے کہ اس علاقے کو نیوکلیئر سے پاک علاقہ رکھا جائے گا۔ اور میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس شق کو ختم کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔" یہ بات انہوں نے اسوقت کہی جب ان سے پوچھا گیا کہ آئندہ ہونے والے معاہدے میں بھی ایسی شق کے رکھے جانے کا امکان ہے یا نہیں۔ مسٹر مانگ لاپس نے ساؤتھ ایسٹ ایشین نیشن کے متفقہ اصول کے متعلق کہا کہ ہم اس نظریے سے دستبردار ہو رہے ہیں اور اس علاقے کو امن آزادی اور غیر جانبداری کا علاقہ رکھنے پر اصرار کریں گے۔ اس علاقے میں بورنیو، انڈونیشیا ملیشیا، فلپائن، سنگاپور اور تھائی لینڈ شامل ہیں۔ امریکہ کا دعوای ہے کہ آسین (ASEAN) ممالک فلپائن میں امریکی اڈے قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ ان میں سے صرف سنگاپور نے قدم بڑھا کر اسکی توثیق کی ہے فلپائن اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ اس معاملے کو کھلا رکھا جائے۔ کیونکہ صرف آسین اراکین ہی ایسے ہیں جو امریکی فوجی موجودگی کا بوجھ برداشت کر رہے ہیں اسوقت جو معاہدہ امریکہ اور فلپائن کے درمیان موجود ہے اس میں نیوکلیئر اسلحہ کے رکھنے اور سٹور کرنے کے متعلق شق پائی جاتی ہے۔ اور یہ بھی اس میں تحریر ہے کہ فلپائن کی خواہش کے خلاف ایسا نہیں کیا جائے گا۔

کیا آپ حضرت امام جماعت کی تمام تحریکات سے باخبر رہتے ہیں اور ان میں حصہ بھی لیتے ہیں نظام کی مضبوطی کیلئے یہ بات نہایت ضروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد مبشر
نمائندہ الفضل

محترم عبداللطیف صاحب اوورسیئر سے ایک انٹرویو

قیامِ پاکستان کے بعد سے ربوہ کی تعمیر کے سلسلے میں ایک اہم شخصیت کا نام عبداللطیف ہے جس کے ساتھ اوورسیئر ان کی پہچان بن گئی ہے۔

عبداللطیف صاحب اوورسیئر کے والد اللہ دتہ صاحب موضع بھٹے کلاں ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ یہیں پر آپ کی پیدائش مئی ۱۹۱۵ء میں ہوئی۔ اس گاؤں کے ایک بزرگ میاں نیاز علی صاحب (جو مکرم حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی کے دادا تھے) نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سفرِ جہلم کے دوران اپنے بھائی میاں نواب علی صاحب کے ساتھ بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ یہ بڑا علم دوست خاندان تھا۔ گاؤں میں دینی تعلیم کے لئے فقط اس خاندان پر انحصار کیا جاتا تھا۔ عبداللطیف صاحب اوورسیئر کے والد مکرم اللہ دتہ صاحب میاں نیاز علی اور میاں نواب علی صاحب کے احمدی ہونے کی وجہ سے ان کی بڑی مخالفت کرتے تھے اور نوک جھوک کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ اس کا اثر تحت الشعور میں عبداللطیف صاحب پر بھی تھا تاہم طبیعت میں کجی نہیں تھی۔

تعلیم

آپ نے ۱۹۳۳ء میں اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ سے میٹرک کیا۔ اس کے بعد مرے کالج سیالکوٹ سے ایف۔ ایس سی (نان میڈیکل) میں چھ ماہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ، رسول ضلع گجرات میں داخلہ لیا (جو اس وقت پنجاب میں انجینئرنگ کا واحد سکول تھا) ۱۹۳۴-۳۵ء میں دو سال تک انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر کے فروری ۱۹۳۶ء میں مستقل اوورسیئر کا امتحان آنرز کے ساتھ پاس کیا جس میں ۸۲ فیصد نمبر حاصل کئے۔ یہ اعزاز اس ادارے کا اعلیٰ ترین اعزاز تھا اور ریکارڈ پر سکول کے اعزازی بورڈ پر آپکا نام درج ہے۔

ملازمت

مستقل اوورسیئر کا کورس مکمل کرنے کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے محکمہ انہار کے لئے دس پوسٹوں کے لئے اعلان ہوا۔ چنانچہ تیسری پوزیشن پر ملازمت کے لئے کامیابی حاصل ہوئی ابتدائے ملازمت میں ٹریننگ کے لئے ستیانہ بنگلہ لوئر گوگیرہ برانچ میں ڈیوٹی سپرد ہوئی۔ اس کے بعد پنجاب کے مختلف علاقوں میں محکمہ انہار میں جنوری ۱۹۴۶ء تک دس سال بطور مستقل اوورسیئر کے ملازمت جاری رہی۔

۱۹۳۳ء میں ایک موقعہ پر آپ کو لال حسین اختر صاحب کی کتاب "ترک مرزائیت" پڑھنے کو ملی جس کے مندرجات کا کئی بار مطالعہ کرنے کے بعد نتیجہ یہ نکلا کہ احمدیت کی مخالفت نے دل میں جگہ بنا لی۔ آپ نے بتایا کہ دوران تعلیم ۱۹۳۴ء میں ایک دفعہ اسی مخالفت کے غلبہ میں میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ مجھے کسی احمدی سے ملواؤ میں اس سے مقابلہ کرنا چاہتا ہوں چنانچہ وہیں پر نعمت علی صاحب برادر چوہدری مختار احمد صاحب (ادارہ مرکزی تعمیرات ربوہ) بھی پڑھتے تھے۔ ان سے سامنا ہوا تو میں نے انہیں یوں کہا کہ "تم مرزائی ہو میرے ساتھ بات چیت کرو" انہوں نے جواب دیا کہ "میں تو ابھی احمدی نہیں ہوا میرا چچا احمدی ہے۔ میں ابھی کتب پڑھ رہا ہوں"۔ دو اور لڑکے بھی احمدی وہاں پڑھتے تھے جن میں سے ایک مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب بھی تھے۔ چنانچہ ان کے ساتھ احمدیت کے موضوع پر بات چیت ہوتی رہی۔ مگر احمدی نہ ہوا۔ بعد ازاں جوبلی جلسہ کے موقعہ پر دستی بیعت کا شرف بھی حاصل ہوا۔

وقف زندگی

دسمبر ۱۹۴۵ء میں آپ نے حضرت فضلِ عمر کی خدمت میں وقفِ زندگی کے لئے لکھا۔ جنوری ۱۹۴۶ء میں آپ کو قادیان طلب کیا گیا۔ بعد میں حضرت امام جماعت نے آپ کا وقف منظور کر کے آپ کو باقاعدہ سلسلے کے تعمیراتی کاموں کی نگرانی سپرد فرما دی۔

عملی مصروفیات

سب سے پہلا پراجیکٹ جو آپ کے سپرد ہوا وہ قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کی دوسری منزل کی تعمیر کا کام تھا۔ جسے مکمل کرنے کا موقع ملا۔ اس کے جلد بعد پاکستان بن گیا اور ربوہ آگئے۔ ربوہ کی تعمیر کے موقع پر خدا کے فضل سے شہر کی LAY OUT کا سارا کام آپ کے ہاتھ کا ہے۔ اس کے بعد بھی توسیعات ہوتی رہیں۔ جس کی LAY OUT آپ کو کرنے کا موقع ملتا رہا۔ نیز نئی کالونیوں کی تعمیر کے وقت بھی اس کام کے لئے آپ کی خدمات حاصل کی جاتی رہیں۔

عملی تعمیرات کے سلسلے میں آپ کو تحریکِ جدید انجمن احمدیہ کے دفاتر کی تعمیرات، تحریکِ جدید کے کچھ کوارٹرز، ایبٹ آباد میں جماعتی عمارات کی تعمیر، سندھ میں جماعتی تعمیرات جو تحریکِ جدید سے تعلق رکھتی ہیں کی نگرانی کا موقع ملتا رہا۔

ربوہ کی آبادی اور اس سے متعلق امور کی نگرانی کا کام دفتر کمیٹی آبادی کے سپرد ہے جو صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید انجمن احمدیہ کا مشترکہ ادارہ ہے۔ آپ اس ادارے میں لمبے عرصے سے بطور اوورسیئر کام کر رہے ہیں۔ مجموعی طور پر آپ کی سلسلہ کے لئے خدمات پر ۴۲ سال کا عرصہ مکمل ہو رہا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے بے شمار افضال نازل ہوئے جن کا شکر بھی مکمل طور پر ادا نہیں کیا جا سکتا۔ پُر قناعت خوشحال وقت گذرا۔ خدا نے اولاد دی جو اس کے فضل سے برسرِ روزگار ہے۔

جماعت کے ایسے بچے جو اوورسیئر بن رہے ہیں یا ڈپلومہ انجینئر ہیں ان کے لئے آپ نے پیغام دیا کہ ان کو مدّنظر رکھنا چاہیئے کہ وہ تشکر کے جذبہ کے طور پر مستقبل میں جماعت کی خدمت کا فرض بھی ادا کریں کیونکہ جماعت ایسے دور میں داخل ہو چکی ہے جہاں اسے ہر قسم کے معاونین کی ضرورت ہے۔

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور زندگی کے ہر لمحہ کو بابرکت کرے۔

○ ہمیں اس بات سے خوشی ہے کہ آپ نے ہمارے اس کالم میں دلچسپی لی ہے جبکہ ہم نے کچھ سوال پوچھے تھے۔ آپ میں سے کئی بچوں نے ہمیں خط لکھے ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں ایک بات آپ سے کہنی چاہتے ہیں وہ یہ کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصانیف کے متعلق ہم نے تو یہ کہا تھا کہ ان کتابوں کے نام لکھیں جن کے نام آپ کو یاد ہیں۔ پوچھیں کسی سے نہیں۔ لیکن سب بچوں نے حضرت اقدس کی کتابوں کی مکمل فہرست کہیں سے دیکھ کر نقل کر دی ہے۔ بھلا آپ میں سے کس کو اسّی نوّے کتابوں کے نام یاد ہو سکتے ہیں۔ آپ اس سوال کا جواب دوبارہ بھجوائیں۔ کسی کو دو نام یاد ہونگے کسی کو پانچ کسی کو سات۔ اسّی نوّے تو کسی کو بھی زبانی یاد نہیں ہو سکتے۔

○ باقی سوالوں کی طرف بہت کم بچوں نے توجہ دی ہے۔ ابھی ہم انتظار کریں گے آپ کوشش کریں کہ باقی سوالوں کے جواب بھی لکھے جائیں۔

○ ایک عزیزہ نے (نام ہم نہیں بتائیں گے) ہمیں بیرنگ لفافہ بھیج دیا ہے۔ ہم نے دو روپے دے کر لفافہ تو وصول کر لیا ہے لیکن خیال آیا کہ آپ سب کی توجہ اس طرف ضرور دلائی جائے کہ لفافہ ڈاک خانے میں ڈالنے سے قبل ضرور دیکھ لیا کریں کہ ٹکٹ لگا دیا ہے یا نہیں۔ اور لگا ہوا ٹکٹ پورا ہے یا نہیں۔ آجکل لفافے پر کم از کم ایک روپے کا ٹکٹ ہونا چاہیئے۔

○ پیارے بچو! کیا آپ کو معلوم ہے؟

سائنسدان کہتے ہیں کہ زندگی پہلے پہل سمندر پر وجود میں آئی۔ چھوٹے چھوٹے سمندری پودے خشکی پر آئے اور جڑیں پکڑ کر درخت بن گئے۔ اس کے بعد پوری زمین جنگلوں سے بھر گئی۔ یہ بات ۲۰ کروڑ سال پہلے کی ہے۔ اس کے بعد یہ جنگل گرے۔ ان کی لکڑیاں اور پتے سڑے اور انہیں مٹی نے ڈھانپ لیا۔ درختوں کی تہیں کیچڑ اور ریت تلے دبتی گئیں۔ باہر کی ہوا وہاں نہیں پہنچ سکتی تھی۔ اس کے علاوہ اس کے اوپر بہت زیادہ بوجھ تھا اور زمین بہت گرم تھی۔ اس عرصے میں یہ جنگل کوئلے کی تہوں میں تبدیل ہو گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۵۰۱ :- ــــ و MUHAYYAN S/O MAPPA DAENG PATANGA - پیشہ زراعت عمر 46 سال بیعت 72-1-16 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 89/1/16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی ملک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ۱/۲ حصہ زمین برقبہ 5000 مربع میٹر مالیتی 750.000/- روپے ۱/۲ حصہ مکان برقبہ 96 مربع میٹر مالیتی 500.000/- روپے کل جائیداد 1.250.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200.000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد MUHAYYAN انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱- احمد منیر الدین انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲- محمد جنید پسر موصی۔

مسل نمبر ۲۷۵۰۳ :- میں محمد جنید ولد MAPPA DAENG PATANGNGA پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۷۶ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹/۱/۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان کا ۱/۲ حصہ مع زمین برقبہ ۴۵ مربع میٹر مالیتی 1.700.000/- روپے (۲) زمین برقبہ ایک لاکھ مربع میٹر کا ۱/۲ حصہ مالیتی 1.000.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30.000/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں اور مبلغ 75.000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد جنید ساکن انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ A-R-DAENG MALINTA ولد عبدالعزیز انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ MUHAYAN S/O MAPPA DAENG - PALANGNGA.

مسل نمبر ۲۷۵۰۴ :- میں مسز طاہرہ صدیقہ زوجہ آئی آر خاکر حلیم پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹/۱/۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) INTERIOR مالیتی ۵.۰۰۰.۰۰۰/- روپے (۲) زیورات مالیتی ۱۵.۰۰۰.۰۰۰/- روپے (۳) حق مہر ۵۰.۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰.۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ طاہرہ صدیقہ انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱- ENT-JUKI DARSU S/O HADI JUN-AEDI. انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲- جمال الدین عبداللہ ولد عبداللہ صاحب انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۵۰۵ :- میں احمد ولد KEBON پیشہ زمیندارہ عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹/۱/۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان مع زمین برقبہ 105 مربع میٹر مالیتی ۱.۰۰۰.۰۰۰/- روپے (۲) ایک قطعہ زمین برقبہ 3500 مربع میٹر مالیتی ۷۰۰.۰۰۰/- روپے۔ (۳) ایک کار مالیتی ۷۵۰.۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰.۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ احمد ولد KEBON انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱- محمد عرفان پسر موصی۔ گواہ شد نمبر۲- ملک ابراہیم پسر موصی۔

مسل نمبر ۲۷۵۰۶ :- MRS SITI HABSYAH-H W/O P. HUTAPER پیشہ ٹیچرس عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸/۹/۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان مع زمین مالیتی ۲۰.۰۰۰.۰۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۲۵۰.۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۵.۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ MRS SITI HABSYAH-H انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱- اسماعیل پسر موصیہ گواہ شد نمبر۲- UKUN RACHMAT-SUKUR. انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۵۰۷ :- میں مرتضیٰ چراغ علی ولد واجد علی پیشہ مرمت فرنیچر عمر ۴۵ سال بیعت ۲۹ اپریل ۱۹۸۱ء ساکن سالی ڈورپ LELYDORP سرینام بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۹/۸/۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ۷۷ء ماڈل گاڑی FORD TAUNUS مالیتی ۸۰۰/- سرینام گلڈر (۲) سلائی مشین سنگر مالیتی ۴۵۰/- سرینام گلڈر (۳) سلائی مشین HILMAN - مالیتی ۵۵۰/- سرینام گلڈر (۴) موٹر سائیکل ماڈل ۱۹۶۱ء مالیتی ۱۰۰۰/- سرینام گلڈر۔ کل جائیداد ۱۰،۰۰۰/- سرینام گلڈر۔ اس وقت

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

صبا خالد بنت خالد محمود صاحب
تحصیل گولارچی ضلع بدین

عرفان عباس ابن عباس علی صاحب
تحصیل گولارچی ضلع بدین

طلحہ جاوید ابن جاوید اقبال صاحب
مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

قانتہ انور بنت مرزا محمد انور صاحب
ربوہ

زاہد اقبال ابن رشید احمد صاحب
چک ۸۹ ج.ب ضلع فیصل آباد

عطاء المحسن بدر ابن عبد الصمد صاحب
طارق آباد۔خانیوال

اسامہ خرم ابن مجید الرحمٰن حمید صاحب
گارڈن ٹاؤن لاہور

ضیاء اللہ خان ابن احسان اللہ خان صاحب
وسن کے تحصیل ڈسکہ

توصیف احمد ابن سعید احمد صاحب
مسلم ٹاؤن راولپنڈی

سفیر احمد بلال ابن تنویر احمد صاحب
دار الیمن وسطی ربوہ

مرزا صہیب یونس ابن مرزا محمد یونس صاحب
ذیل پاک کالونی حیدر آباد

ایاز احمد مغل ابن ظفر احمد مغل صاحب
جیکب آباد سندھ

محمد سعید ابن نسیم احمد صاحب
ہیمبرگ جرمنی

رضوان علی ابن سلطان علی صاحب
دار الیمن وسطی ربوہ

احمد تنویر ابن چوہدری طاہر احمد صاحب
$\frac{543}{E-6}$ ضلع وہاڑی

زاہد حسین ابن طالب حسین صاحب
دار الصدر جنوبی ربوہ

محمد کاشف اکرم ابن چوہدری محمد اکرم صدیقی صاحب
دار النصر غربی۔ ربوہ

نبیلہ ارم بنت محمد شریف صاحب
دار الشکر ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سنٹر ناگویا (جاپان) کے باہر۔ انڈونیشین مہمان امیر جماعت جاپان مکرم مغفور احمد منیب صاحب کے ہمراہ۔ (۲۶ اپریل ۱۹۹۰ء)

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی زیر ہدایت سندھ میں امن وامان نافذ کرنے والے اداروں نے ۴۸ گھنٹے میں تیرہ سو (۱۳۰۰) دہشت گرد گرفتار کر لئے۔ کراچی اور حیدر آباد میں دہشت گردوں کی مضبوط قلعہ بندیاں توڑ دی گئیں ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کراچی اور حیدر آباد سے نقل مکانی کرنیوالے افراد سے کہا ہے کہ وہ اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ آئیں انہوں نے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ہدایت کی ہے کہ واپس آنے والوں کا ہر ممکن طور پر تحفظ کیا جائے

○ سندھ کے دانشوروں سے وزیر اعظم بھٹو کی ملاقات کے دوران اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ اخبارات کی سنسنی خیز سرخیوں سے نفرتوں کو ہوا ملی ہے۔ اخبارات سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے بنائے ہوئے ضابطہ اخلاق پر عمل کریں۔

○ اورنگی ٹاؤن میں ملیشیا کی وردی میں ملبوس آٹھ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ کراچی میں فوج کی آمد کے بعد مارکیٹیں اور بازار پھر کھل گئے۔

○ پونے گیارہ ہزار سے زائد پنجابیوں نے سندھ کے علاقے سے نقل مکانی کر کے رحیم یار خان میں پناہ لے لی ہے بتایا گیا ہے کہ روزانہ دو اڑھائی سو افراد سندھ سے پنجاب میں آرہے ہیں۔ رحیم یار خاں میں عارضی کیمپ قائم کر دیئے گئے ہیں۔

○ جھنگ میں پولیس اور رینجرز کے مشترکہ ریڈ کے نتیجہ میں ۱۶۰۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس کئی محلوں میں گھر گھر تلاشی لے رہی ہے۔ ایک مکان نذر آتش کر دیا گیا اور دو دوکانیں لوٹ لی گئیں۔

○ وزیر اعظم کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطحی انسداد دہشت گردی سیل قائم کیا گیا ہے۔ یہ سیل ملکی اور غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں کے ماہرین پر مشتمل ہوگا۔

○ اس سال پاکستان میں گندم کی ریکارڈ پیداوار ہوئی ہے جو ڈیڑھ کروڑ ٹن ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ اور روس کے درمیان باہمی تعلقات کو ترقی دینے کے لئے تین معاہدوں پر دستخط ہو گئے ہیں۔

○ ترکی کے شہر استنبول میں کشمیریوں کے ساتھ یکجہتی کا دن منایا گیا۔ جمعہ کے روز تمام بڑی مساجد میں ترک علما نے مسئلہ کشمیر پر روشنی ڈالی اور کشمیریوں کی جدوجہد آزادی میں کامیابی کے لئے دعا کی گئی۔

○ جینیوا کے عالمی ادارہ صحت نے انتباہ کیا ہے کہ اگر سگریٹ نوشی کی بڑھتی ہوئی وبا کو نہ روکا گیا تو سگریٹ نوشی سے پیدا ہونے والی بیماریاں ۵۰ کروڑ افراد کی جان لے لیں گی۔

○ بھارتی پارلیمنٹ کے پچاس اراکین نے وزیر داخلہ مفتی محمد سعید کی معزولی کا مطالبہ کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ کشمیر کے مسئلے کے حل کے لئے یہ تبدیلی ضروری ہے۔ جب تک یہ مسئلہ حل نہ ہو جائے بھارتی وزیر اعظم مسٹر وی پی سنگھ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ یہ وزارت اپنے پاس رکھیں

○ ایران نے اس سال مسلسل تیسرے حج کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ سعودی حکومت کا کہنا ہے کہ اگر حج کی اخلاقی روح پر عمل کیا جائے تو ہم ایرانی عازمین کا خیر مقدم کرنے کو تیار ہیں۔

پتہ

بقیہ: ص ۱ سے آگے

مجھے مبلغ ۴۰۰/- سرینام گلڈر ماہوار بصورت سٹر فرنیچر مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرتضیٰ چراغ علی ولد واجد علی سالی ڈورپ سرینام۔ گواہ شد نمبر ۱ حسن بصری ابن محمد رؤف سرینام گواہ شد نمبر ۲۔ حسینی عبید اللہ سرینام۔

راستے کے آداب کو ملحوظ رکھنا ہم سب کا فرض ہے۔

پاک فین ڈیلر احمد فین
رشید الیکٹرک سٹور ریلوے روڈ ربوہ
نیز سامان بجلی ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے

قدیمی ــــ اوّلین ــــ شہرۂ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
برانچیں

ربوہ:- کوٹھی نمبر ۱ دار العلوم غربی چوک ڈگری کالج ہر ماہ کی 5 تا 7
منڈی بہاؤالدین:- بالمقابل شاہ تاج شوگر مل ہر ماہ کی 8
کراچی:- ۲۔ بی روڈ بالمقابل شیش محل بس سٹاف ہر ماہ کی 12 تا 18
(یو۔ بی۔ ایل) بالائی منزل لیاقت آباد کراچی ۱۹
ملتان:- لودھی مارکیٹ معصوم شاہ روڈ۔ چوک جان محمدؐ ہر ماہ کی 25 تا 28
نیو سٹیلائٹ ٹاؤن زید بلاک رحیم یار خان اور 3.D.1 گلشن راوی لاہور

ہیڈ آفس دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۲۲۲ فون ۳۹۹۷